عدالت العظمیٰ آزاد جموں وکشمیر

(اختیار اپیل)

روبرو: چوہدری محمد ابراہیم ضیاء، چیف جسٹس
راجہ سعید اکرم خان، جج

سول اپیل نمبر 93/2016
(متدائرہ 07.03.2016)

1۔ راجہ محمد وسیم خان ولد محمد سلیم خان ساکنہ منجوئی، تحصیل وضلع مظفر آباد۔
2۔ راجہ بابر لطیف ولد راجہ محمد لطیف خان، ساکنہ گاؤں کٹکیر، ضلع باغ۔
3۔ مرکزی انجمن وکلاء بذریعہ صدر، نیو ڈسٹرکٹ کمپلیکس مظفر آباد۔

(اپیلانٹان)

بنام

1۔ آزاد حکومت بذریعہ چیف سیکرٹری، دفتر واقع نیو سیکرٹریٹ چھتر، مظفر آباد۔
2۔ سروسز وجنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ بذریعہ سیکرٹری، دفتر واقع نیو سیکرٹریٹ، مظفر آباد۔
3۔ پبلک سروس کمیشن بذریعہ چیئرمین، دفتر واقع نیو سیکرٹریٹ مظفر آباد۔
4۔ بورڈ آف ریونیو، بذریعہ چیئرمین، دفتر واقع نیو سیکرٹریٹ، مظفر آباد۔
5۔ قیصر اونگزیب، آفیشیٹنگ اسسٹنٹ کمشنر میر پور، ضلع میر پور۔
6۔ عارف محمود اسسٹنٹ کمشنر چڑھوئی ضلع کوٹلی
7۔ محمد اشرف اسسٹنٹ کمشنر بحالیات تھوراڑ، ضلع راولاکوٹ

1

8۔ محمد سرور خان کٹاریہ، اسسٹنٹ کمشنر باغ۔

(رسپانڈنٹان)

(اپیل بخلاف فیصلہ عدالت العالیہ مصدرہ 07.01.2016 برعرضی ہائرٹس زیرنمبری 1839/15، 1862/15)

منجانب اپیلانٹان : مسزراحت فاروق، ایڈووکیٹ

منجانب رسپانڈنٹان: مسٹر رضا علی خان، ایڈووکیٹ جنرل
راجہ اخلاق حسین کیانی، ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل
راجہ خالد محمود خان، ایڈووکیٹ

تاریخ سماعت: 13.03.2017

فیصلہ:

(چوہدری محمد ابراہیم ضیاء، چیف جسٹس) اپیل عنوان بالا با اجازت عدالت ہذا، فیصلہ عدالت العالیہ مصدرہ 07.01.2016, کے خلاف دائر کی گئی ہے جس کی رو سے عرضی رٹ اپیلانٹان زیرنمبری 1839/15 مع دیگر عرضی رٹ زیرنمبری/186215 خارج کی گئی۔

2. مختصراً واقعات مقدمہ اسطور ہیں کہ پبلک سروس کمیشن نے بروئے اشتہار محررہ 1.2.2013 اسسٹنٹ کمشنر بی-17 کی براہ راست کوٹہ کی کل 16 اسامیوں پر تقرری کے لیے مقابلہ کے امتحان میں شمولیت کی غرض سے مختلف اضلاع سے درخواستیں طلب کیں۔ بعد ازاں پبلک سروس کمیشن نے درخواستوں کی وصولی کی تعین شدہ تاریخ بڑھا کر نئی تاریخ مقرر کر دی۔ ٹیسٹ/ انٹرویو کے ابتدائی عمل کے دوران بروئے فرمان حکومت مجریہ 25.08.2015 مشتہر شدہ کل براہ راست تقرری کے کوٹہ کی اسامیوں میں سے پانچ اسامیاں محکمانہ ترقیابی کے کوٹہ میں منتقل کر دی گئیں۔ اپیلانٹان نے خود کو رنجیدہ پاتے ہوئے فرمان حکومت مجریہ 25.08.2015 کے خلاف عدالت العالیہ میں عرضی رٹ زیرنمبری 1839 دائر کرتے ہوئے فرمان متذکرہ کی منسوخی کی استدعا کی جو فاضل عدالت العالیہ نے بروئے

1

فیصلہ محررہ 07.01.2016 خارج کردی۔ جس کے خلاف اپیلانٹان نے اپیل ہذا دائر کی ہے۔

3. وکیل اپیلانٹان، مسز راحت فاروق نے معاملہ ہذا کے تصفیہ کے لیے ضروری حالات و واقعات کے تذکرے کے بعد دلائل دیتے ہوئے موقف اختیار کیا کہ ابتدائً سال 2007 میں اسسٹنٹ کمشنران کی اسامیوں پر ابتدائی تقرریاں بذریعہ پبلک سروس کمیشن عمل میں لائی گئیں۔ جبکہ نافذالوقت قانون کے مطابق متعلقہ اتھارٹی تمام دستیاب اسامیوں کی ریکوزیشن میرٹ پر تقرری کے لیے سالانہ بنیادوں پر پبلک سروس کمیشن کو ارسال کرنے کی پابند تھی۔ بعد ازاں سال 2011 میں اسسٹنٹ کمشنران کی 12/13 آسامیاں مشتہر ہوئیں۔ تاہم وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ 60 فیصد براہ راست کوٹہ کی مزید اسامیاں دستیاب بھی ہوئیں مگر حکومت نے بروئے نوٹیفکیشن مجریہ 25.08.2015 بدوں اختیار 60 فیصد براہ راست کوٹہ سے اسسٹنٹ کمشنران کی پانچ آسامیاں ترقیابی کوٹہ کو منتقل کر دیں جو خلاف قانون ہے۔ سرکاری ریکارڈ کے مطابق اسامیوں کی دستیابی اور منتقلی کے متعلق کوئی جھگڑا نہ ہے مگر فاضل عدالت العالیہ نے فیصلہ زیر نزع میں واقعات کا صحیح طور پر جائزہ نہ لیا ہے۔ فرمان حکومت میں آزاد جموں وکشمیر مینجمنٹ گروپ (کمپوزیشن، ریکروٹمنٹ و پروموشن) رولز 1980 کے قاعدہ (4) ذیلی قاعدہ (2)(i) کا غلط حوالہ دیا گیا لیکن فاضل عدالت العالیہ نے غلط رائے قائم کرتے ہوئے اسے ڈپٹی کمشنر کی اسامی پر تقرری سے متعلقہ قرار دیا جبکہ نوٹیفکیشن کی عبارت بالکل واضح ہے کہ اسسٹنٹ کمشنران کی براہ راست کوٹہ کی پانچ آسامیاں ترقیابی کوٹہ کو منتقل کی گئی ہیں۔ اس پس منظر میں بہت اہم قانونی نقطہ جس کا ہائی کورٹ کو فیصلہ کرنا تھا وہ متعلقہ حکام اور حکومت کے اس اختیار کے بارے میں تھا جس کے تحت متعلقہ قواعد میں براہ راست کوٹہ کے لیے مختص آسامیوں کو منتقل کیا گیا۔ گو کہ اب حکومت نے اپنی غلطی کا احساس کرتے ہوئے تصحیح نامہ جاری کر کے فرمان حکومت زیر نزاع میں قانونی شق کا حوالہ درست کر دیا ہے تاہم اگر نہ بھی درست کیا جاتا تو اس سے کوئی فرق نہ پڑتا۔ اس طرح اب فیصلہ زیر نزاع میں فاضل عدالت العالیہ نے واقعات و حالات اور ریکارڈ کا درست جائزہ نہ لیا ہے بلکہ سطحی طور پر نتائج اخذ کیے ہیں جو درست نہ ہیں۔ اسی طرح فاضل عدالت العالیہ نے فیصلہ زیر نزاع میں براہ راست کوٹہ کی اسامیوں کی واپسی یا مشتہر شدہ آسامیوں کی تعداد میں کمی کے غیر ضروری امور زیر بحث لائے ہیں جبکہ

1

معاملہ زیر نزاع میں اہم اور بنیادی معاملہ حکومت اور مجاز حکام کا بدوں اختیار فرمان حکومت زیر نزاع جاری کرنا تھا۔ جہاں تک یہ سوال اٹھانا کہ اپیلانٹان متاثرہ فریق نہ ہیں یہ اعتراض بھی سطحی سوچ کا آئینہ دار ہے۔ معاملہ کی نوعیت کے مطابق تمام اپیلانٹان رنجیدہ اشخاص کی تعریف میں آتے ہیں۔ اپیلانٹان نمبر 1 اور 2 پشتنی باشندگان ریاست جموں وکشمیر درجہ اول ہونے کی بنا پر اسامیوں پر تقرری کے لیے قواعد میں مقرر شدہ شرائط پر پورا اترتے ہیں۔ اس طرح اگر براہ راست 60 فیصد کوٹہ میں آنے والی اسامیوں کو مشتہر کیا جاتا تو ان کو مقابلہ کا موقع مل سکتا تھا مگر یہ آسامیاں براہ راست کوٹہ سے ترقیابی کوٹہ میں منتقل کر کے اپیلانٹان کو ان کے مقابلہ میں شرکت کے حق سے محروم کیا گیا ہے۔ تیسرا فریق مرکزی انجمن وکلاء مظفرآباد ہے، جو وکلاء کی سب سے بڑی تنظیم ہے اور اس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ریاست کے اندر قانون کی بالادستی کے لیے اپنا کردار ادا کرے اور وضع کردہ اصول ہا و احکام کے مطابق قانون کی عملداری کو یقینی بنائے۔ علاوہ ازیں قانون کے مطابق بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے ہر فرد عدالت سے رجوع کرنے کا حق رکھتا ہے۔ لہذا یہ اپیل منظور کرتے ہوئے فیصلہ زیر نزاع منسوخ فرما کر اور اپیلانٹان کی عرضی رٹ کو پذیرائی بخش کر فرمان حکومت مجریہ 25.08.2015 کو باطل قرار دیتے ہوئے ان پانچ اسامیوں اور مابعد دیگر دستیاب ہونے والی براہ راست کوٹہ کی اسامیوں کو فوری طور پر پبلک سروس کمیشن کے قوانین وقواعد کے مطابق ہر سال مشتہر کرنے اور ان قواعد پر عملدرآمد کے احکامات صادر کیے جائیں۔

4. فاضل ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل راجہ اخلاق حسین کیانی نے اپیل کی مخالفت کی اور دلائل دیتے ہوئے کہا کہ اپیلانٹان کو اپیل ہذا دائر کرنے کا کوئی قانونی استحقاق حاصل نہ ہے۔ دستیاب شدہ تمام آسامیاں پبلک سروس کمیشن سے مشتہر ہو کر موزوں امیدواران کے انتخاب کا عمل مکمل ہونے کے بعد تقرریاں بھی عمل میں لائی جا چکی ہیں۔ اپیلانٹان نمبر 1 اور 2 امتحان میں شرکت کے باوجود میرٹ پر پورا نہیں اتر سکے اس لیے انہیں کوئی قانونی استحقاق حاصل نہ ہے۔ لہذا اپیل ہذا ناقابل پذیرائی اور قابل اخراج ہے۔

5. معاملہ کی اہمیت کے پیش نظر فاضل ایڈووکیٹ جنرل کو بھی عدالت نے ہدایت کی تھی وہ اس ضمن

1

میں تحریری بحث پیش کریں، جو پیش کی گئی۔ فاضل ایڈووکیٹ جنرل نے تحریری بحث کے ساتھ تصحیح نامہ مجریہ 14.03.2017 بھی پیش کیا ہے جس کے مطابق فرمان حکومت زیر نزاع مجریہ 25.08.2015 کی سطر نمبر 2 میں الفاظ "قاعدہ ((4 ذیلی قاعدہ ((2 کی جز (I)" کے بجائے الفاظ "قاعدہ ( ) (4ذیلی قاعدہ( ) 1 کی جز) " سے تبدیل کیا گیا ہے۔ فاضل ایڈووکیٹ جنرل نے تحریری بحث میں عدالت العالیہ کے فیصلہ کو درست قرار دیا اور ساتھ یہ موقف بھی اختیار کیا کہ پبلک سروس کمیشن کے انتظامی معاملات میں تین سال سے زائد عرصہ صرف ہوا اس لیے انتظامی ضرورت کے پیش نظر عارضی طور پر ترقیابی کے احکامات جاری کیے گے۔ فرمان حکومت مجریہ 25.08.2015 سے اپیلانٹان کا کوئی حق متاثر نہیں ہوتا۔ جہاں تک فرمان حکومت میں قانون کی ذیلی شق کا حوالہ جو سہواً درج ہو گیا تھا کا تعلق ہے، کو درست کر دیا گیا ہے۔ اس طرح اپیل ہذا قابل اخراج ہے۔

6. راجہ خالد محمود خان، فاضل وکیل مسئولان 5 تا 8 نے فیصلہ عدالت العالیہ کو قانونی قرار دیا اور فاضل ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل کے دلائل کی تائید کے ساتھ مزید اضافہ کرتے ہوئے کہا کہ مسئولان پانچ اسامیوں کے خلاف ترقیابی کوٹہ سے باضابطہ طور پر ترقیاب ہو چکے ہیں۔ گو کہ اس وقت ترقیابی کوٹہ کے خلاف تعیناتی کے لیے اسامیاں دستیاب نہ تھیں مگر مابعد اسامیاں دستیاب ہو چکی ہیں۔ اس لیے اب کوئی تنازع باقی نہ رہتا ہے۔ حکومت نے انتظامی ضرورت کے مطابق فرمان درست طور جاری کیا جس میں کوئی غلطی نہ ہے۔ مسئولان تحت قواعد ترقیاب ہوئے ہیں ان کے حقوق کو متاثر نہیں کیا جا سکتا۔ لہذا اپیل ہذا قابل اخراج ہے۔

7. ہم نے فریقین کے وکلاء کے دلائل کی روشنی میں اپیل ہذا کے تصفیہ کے لئے ضروری دستیاب ریکارڈ کا بنظر عمیق جائزہ لیا۔ مسلمہ طور پر آزاد کشمیر میں رائج الوقت قانون آزاد جموں وکشمیر سول سرونٹس ایکٹ 1976 اور اس کے تحت مرتبہ قواعد آزاد جموں و کشمیر مینجمنٹ گروپ (کمپوزیشن، ریکروٹمنٹ و پروموشن) رولز 1980 کا براہ راست تعلق معاملہ زیر نزاع سے ہے۔ آزاد ریاست جموں

1

وکشمیر عبوری آئین ایکٹ 1974 کی دفعہ 49 کے تحت سول سروس میں افراد کی تقرری اور ان کی شرائط ملازمت کو قانون کے تحت منضبط کرنا آئینی تقاضا ہے اور حکومت اور مجاز حکام تقرری کی شرائط کے حوالہ سے قانون میں متعینہ اختیارات اور وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق ہی اپنے اختیارات کا استعمال کر سکتے ہیں۔ معاملہ زیر نزاع کے حوالہ سے قواعد نافذ العمل کے تحت اسسٹنٹ کمشنران کی اسامیوں میں سے 60 فیصد براہ راست تقرری کے لیے مختص شدہ ہیں۔ یہ امر مسلمہ ہے اور فریقین کے مابین متنازعہ ہے جبکہ اصل وجہ نزاع فرمان حکومت مجریہ 28.5.2015 ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر
سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ

مظفرآباد

مورخہ 25 اگست 2015

نوٹیفکیشن:

نمبر انتظامیہ ایم جی اے 3(16)2015 (جریدہ اول)؛ جناب صدر آزاد جموں وکشمیر نے آزاد جموں وکشمیر مینجمنٹ گروپ (کمپوزیشن، ریکروٹمنٹ و پروموشن) رولز 1980 کے قاعدہ (4) ذیلی قاعدہ (2)(i) میں نرمی دیتے ہوئے اسسٹنٹ کمشنرز (براہ راست کوٹہ) کی پانچ (5) اسامیوں کو ترقیابی کوٹہ میں منتقل کیے جانے کی بدیں شرط منظوری صادر فرمائی ہے کہ ان اسامیوں کے خلاف ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنرز قائمقام اسسٹنٹ کمشنرز سے مطابق سنیارٹی ترقیابیاں عمل میں لائی جائیں گی اور آئندہ ترقیابی کوٹہ کی اسامیاں دستیاب ہونے پر براہ راست کوٹہ کو منتقل ہوں گی۔

(راجہ محمد آصف خان)
سیکشن آفیسر سروسز (قواعد)'

مندرجہ بالا فرمان حکومت کی عبارت بالکل واضح ہے جس کے مطابق اسسٹنٹ کمشنران کی پانچ

1

اسامیاں 60 فیصد کوٹہ کے تحت براہ راست تقرری کے لیے دستیاب تھیں ان کو ترقیابی کوٹہ میں منتقل کیا گیا ہے۔اس فرمان حکومت کی عبارت کی روشنی میں مسئولان کی طرف سے یہ استدلال کہ براہ راست کوٹہ میں کوئی کمی نہ کی گئی ہے، محض بحث برائے بحث کے مترادف ہے۔لہذا یہ بات اظہر من الشمّس ہے کہ 2015 میں فرمان حکومت جاری کرتے وقت براہ راست کوٹہ کی پانچ اسامیاں دستیاب چلی آ رہی تھیں جن کو نہ تو مشتہر کیا گیا اور نہ ہی ان پر تقرری کے لیے ریکوزیشن پبلک سروس کمیشن کو ارسال کی گئی۔ بلکہ یہ اسامیاں ترقیابی کوٹہ کے تحت پر کی گئیں۔گو کہ اب تصیح نامہ بھی جاری کر دیا گیا ہے مگر ہماری رائے میں اگر یہ نہ بھی جاری ہوتا تو بھی کوئی بڑا فرق نہ پڑتا کیونکہ فرمان حکومت کی عبارت بالکل واضح ہے جس میں اسسٹنٹ کمشنران کی براہ راست کوٹہ کی پانچ آسامیوں کی ترقیابی کوٹہ میں منتقلی درج ہے۔اس پس منظر میں محض قواعد کی کسی ذیلی شق کے غلط حوالہ یا اندراج سے کوئی فرق نہ پڑتا ہے۔فیصلہ عدالت العالیہ میں اس حوالہ سے قائم کی گئی رائے سے ہمیں اتفاق نہ ہے کہ فرمان حکومت کی روشنی میں معاملہ ڈپٹی کمشنر کی آسامی پر تقرری سے متعلقہ ہے غالباً عدالت العالیہ نے یہ قرارداد صادر کرتے ہوئے محض قواعد کی ذیلی شق کے حوالہ کو زیر نظر رکھا ہے اور فرمان حکومت کی واضح عبارت کو زیر غور لائے بغیر رائے قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔اس طرح عدالت العالیہ کی رائے درست نہ ہے جسے منسوخ کیا جاتا ہے۔

8. مندرجہ بالا پس منظر میں بنیادی نقطہ یہ ہے کہ آیا حکومت کو نافذ العمل قواعد کے تحت اس طرح اسامیاں منتقل کرنے کا کوئی اختیار حاصل ہے۔قواعد آزاد جموں و کشمیر مینجمنٹ گروپ (کمپوزیشن، ریکروٹمنٹ و پروموشن) رولز 1980 کے مطالعہ سے یہ امر مترشح ہوتا ہے کہ اس طرح کا کوئی اختیار حکومت کو نہ دیا گیا ہے۔اس ضمن میں زیادہ سے زیادہ دفعہ 22 آزاد جموں وکشمیر سول سرونٹس ایکٹ 1976 یا قاعدہ 24 آزاد جموں وکشمیر سول سرونٹس (اپوائنٹمنٹ وکنڈیشنز آف سروس) رولز 1977 کا حوالہ دیا جا سکتا ہے مگر ہماری رائے میں اس سے بھی کوئی ایسا اختیار حاصل ہونا مترشح نہ ہوتا ہے۔ جہاں تک دفعہ 22 کا تعلق ہے تو اس کے تحت حکومت کسی ملازم کے انفرادی معاملہ میں انصاف اور مساوات کی بنیاد پر اختیارات کو استعمال کرنے کی مجاز ہے۔اس قانونی شق کے تحت اور اس کی توضیع کے پیش نظر وضع کردہ اصولوں کے تحت حکومت کو کوئی ایسا اختیار حاصل نہ ہے کہ وہ

1

امیدواران برائے تقرری بخلاف سول آسامی کے لیے مختص کوٹہ میں مداخلت کر سکتی ہو۔اس طرح قاعدہ 24 قواعد 1977 کے تحت حکومت کو بطور خاص وجہ انفرادی معاملہ میں کسی قاعدہ کی نرمی کا اختیار حاصل ہے۔اس قاعدہ کے تحت بھی حکومت کو براہ راست اسامی کو کسی کوٹہ میں منتقل کرنے کا اختیار حاصل نہ ہے۔ہماری رائے میں گو کہ سائلان نے اپنی عرضی رٹ میں کچھ اور امور کے متعلق بھی استدعا کی ہے مگر بنیادی اور اہم معاملہ فرمان حکومت کی قانونی جوازیت کا تھا جسے فاضل عدالت العالیہ نے اس کی رو اور منشاء کے مطابق نہ تو زیر غور لایا اور نہ ہی اس پر قانون وقواعد کے مطابق فیصلہ صادر کیا اس طرح فیصلہ زیر نزاع قانوناً قابل بحالی نہ ہے۔مختلف طرح کے کوٹہ کے تحت قواعد مقرر شدہ میں کمی بیشی کا اختیار حکومت کو اس طرح حاصل نہ ہے۔اس ضمن میں قاعدہ 12 آزاد جموں وکشمیر پبلک سروس کمیشن (پروسیجر) قواعد 1994، قاعدہ 20 آزاد جموں وکشمیر سول سرونٹس (اپوائنٹمنٹ اینڈ کنڈیشنز آف سروس) قواعد 1977 اور قاعدہ 4 مینجمنٹ گروپ (کمپوزیشن، ریکروٹمنٹ و پروموشن) قواعد 1980 کو مدنظر رکھنا حکومت پر لازم ہے۔اس طرح ہماری نظر میں فرمان حکومت مجریہ 25.08.2015 بدوں کسی قانونی اختیار کے جاری کیا گیا ہے لہذا اس کو باطل، غیر موثر اور نا قابل انحصار قرار دیا جاتا ہے۔

9. آزاد کشمیر میں ملازمتوں کے لیے علاقائی بنیادوں یا دیگر وجوہات کی بنا پر تحت قواعد کوٹہ کا تعین کیا گیا ہے اس کی نسبت حتمی وضع کردہ اصول وقواعد پر عمل درآمد لازمی ہے اور حکومت کو مقرر کردہ کوٹہ کی خلاف ورزی کا کوئی حق حاصل نہ ہے۔عدالت ہذا کے روبرو کوٹہ کے تعین اور اس پر عمل درآمد کے زیر نزاعی امور زیر غور آئے۔عدالت ہذا نے اپنے حالات مقدمہ کے پیش نظر کوٹہ پر عمل درآمد کے لیے ہدایات جاری کیں۔آزاد حکومت بنام سرفراز عالم وغیرہ [1996 SCR 326]، راجہ طارعزیز بنام آزاد حکومت وغیرہ [2003 SCR 158]، محمد اسلم بنام آزاد حکومت وغیرہ [2007 SCR 150]، جمیل احمد وغیرہ بنام انسپکٹر جنرل حوالات وغیرہ [2007 SCR 509] اور آزاد حکومت وغیرہ بنام محمد نصیر چوہدری وغیرہ [2010 SCR 186] قابل ذکر مقدمات ہیں۔حوالہ کے طور پر راجہ طارق عزیز بنام آزاد حکومت وغیرہ [2003 SCR 158]، کوٹہ کے حوالہ سے عدالت کی رائے درج ذیل ہے۔

1

1

After the promulgation of the P.S.C. Rules, as stated earlier, the structure of civil service in Azad Jammu & Kashmir is based on quota system and so long it remains on the statue book, it must be adhered to strictly. The Courts of law have to interpret the law as it is and not as it should be. We may also not be personaly in favour of quota system but so long as it is on the statute book as stated earlier, it has got to be implemented."

اسی طرح،محمد اسلم بنام آزاد حکومت وغیرہ [[2007 SCR 150،میں عدالت ہذا کی رائے درج ذیل ہے۔

"8. As far the case reported as *Raja Tariq Aziz vs. Azad Govt. & 3 others* [2003 SCR 188], is concerned it relates to determining the quota and strict appliction of it, which also cannot be disputed and we are in agreement with the learned counsel for the respondents that quota system must be observed and followed strictly even in the case of promotion where it can safely be said that in cases of promotion if the post falls to a particular category and a candidate is available from that category the deviation cannot be allowed and any such order or notification found derogatory would be of no legal effect."

قانون وقواعد نافذ العمل اور فیصلہ جات میں وضع کردہ اصول ہا قانون کے تحت حکومت پر لازم ہے کہ وہ ملازمت کے لیے مقرر شدہ کوٹہ پر سختی سے عمل کرے اور خلاف ورزی سے اجتناب برتے۔

10. جہاں تک مسئولان کی طرف سے موقف اختیار کرنا کہ پبلک سروس کمیشن کی طرف سے امتحان کا بروقت انعقاد نہ ہونے اور کافی وقت گزر جانے کی وجہ سے انتظامی ضرورت کے پیش نظر

1

اسامیاں منتقل کی گئیں، ہماری نظر میں قابل پذیرائی نہ ہے۔حکومت یا پبلک سروس کمیشن اور متعلقہ اداروں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ قانون نافذالوقت پر پوری طرح سے عمل کریں اور اس امر میں جس ادارے کی طرف سے تساہل ہوا اس کا تدارک کیا جائے نہ کہ اس تساہل اور غیر قانونی کام کو بنیاد بنا کر قانون شکنی کا راستہ کھولا جائے۔عارضی کام چلاؤ کے لیے قواعد نافذ الوقت میں طریقہ کار درج ہے اس کے لیے کوٹہ کی مختص آسامیوں کو منتقل کرنے کی ضرورت نہ ہے اس ضمن میں ہم آزاد جموں وکشمیر پبلک سروس کمیشن (پروسیجر) قواعد 1994 کے قاعدہ 3 کا حوالہ دینا ضروری سمجھتے ہیں جو درج ذیل ہے۔

> "3.(1) When a post, which is to be filled on the basis of competetive examination falls vacant, the department concerned shall send a requisition on the prescribed from dully signed by the Administrative Secretary of the Department to the Commission by 1st day of September, and for posts other than those to be filled on the basis of competetive examination by 1st day of December, every year. It shall be accompanied by a copy of departmental rules relevant to the post to which recruitment is to be made. Exceptional cases may, hower be sent any time during the calendar year to the Commission".

اس طرح نافذ العمل قاعدہ کے تحت کوئی ابہام نہ ہے کہ ہر محکمہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اسامیاں جو مقابلے کے امتحان کے ذریعے پر ہوتی ہیں ہر سال یکم ستمبر اور اسامیاں جو مقابلہ کے امتحان کے بغیر پر ہوتی ہیں ہر سال یکم دسمبر کو پبلک سروس کمیشن کو ارسال کریں اور استثنائی صورت میں سال کے بقیہ حصوں میں بھی اسامیاں پبلک سروس کمیشن کو ارسال کی جا سکتی ہیں۔

11. پیش کردہ ریکارڈ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حکومت اور متعلقہ اداروں نے انتہائی لاپرواہی اور تساہل سے کام لیا ہے۔کئی کئی سال تک دستیاب شدہ آسامیوں کو پبلک سروس کمیشن کو

1

ارسال نہ کرنا نہ صرف قانون کی خلاف ورزی ہے بلکہ اس سے اداروں میں ایک خلا پیدا ہوجاتا ہے جس سے اداروں کی کارکردگی کا متاثر ہونا قدرتی امر ہے۔ اس لیے حالات کا تقاضا ہے کہ قومی مفاد میں حکومت اور تمام محکمہ جات قانون کی روح اور منشاء کے مطابق مکمل عمل درآمد کریں اور قانون کی عمل داری میں تساہل اور غفلت برتنے والے محکمہ اور افراد کو زیر مواخذہ لائیں تا کہ قانون کی خلاف ورزی، غفلت اور لاپرواہی عام طرز عمل نہ بن جائے بلکہ یہ قابل مواخذہ عمل ہو اور عام طرز عمل قانون پر مکمل عمل داری ہو۔

12. ہم ایک مقابلہ کے دور سے گزر رہے ہیں۔ دنیا کی قومیں اور معاشرے تیز تر ترقی اور بہتر سے بہتر میعار زندگی کے لیے قانون پر عمل داری اپنائے ہوئے ہیں جب کہ ہم میں سے ہر ایک نہ صرف قانون کی خلاف ورزی کا رونا روتا ہے بلکہ یہ بات بھی عام مشاہدہ میں ہے کہ جب قانون کی خلاف ورزی کسی ایک معاملہ میں ہو تو اس کے اثرات محدود نہ رہتے ہیں بلکہ وہ لامحدود اور کئی ایک شعبہ جات کو متاثر کردیتے ہیں جس سے نہ صرف بدمعاملگی بلکہ اخذ ناجائز اور دوسری کئی طرح کی قباحتیں جنم لیتی ہیں۔ اس لیے حالات و واقعات کا تقاضا یہ ہے کہ قومی مفاد میں اور آنے والی نسلوں کے لیے بہتر بنیاد فراہم کرنے کے لیے قانون کی عمل داری کو یقینی بنایا جائے۔

13. مندرجہ بالا وجوہات کے پیش نظر معاملہ ہذا میں ہمیں یہ قرار دینے میں کوئی ہچکچاہٹ نہ ہے کہ معاملہ ہذا میں محکمہ جات، حکومت اور پبلک سروس کمیشن سے اسامیوں پر بروقت تقرری کا عمل نہ کرنے میں تساہل ہوا جس سے ایک پیچیدہ صورت حال نے جنم لیا جو قومی مفاد میں نہ ہے۔ اس لیے ہماری مجبوری ہے کہ حکومت، محکمہ جات اور پبلک سروس کمیشن کو واضح ہدایات جاری کریں کہ قانون میں متعین شدہ طریقہ کار کے تحت ہر سال اسامیوں کو قاعدہ 3 پبلک سروس کمیشن (پروسیجر) قواعد 1994 کی منشاء کے مطابق پبلک سروس کمیشن کو ارسال کریں اور پبلک سروس کمیشن بھی متعین وقت کے اندر انتخاب کے عمل کو یقینی بنائے۔

14. جہاں تک مسئولان کا یہ عذر کہ اپیلانٹان رنجیدہ افراد کے ذمرہ میں نہ آتے ہیں ہماری رائے میں معاملہ کی نوعیت کے پیش نظر قابل پذیرائی نہ ہے۔ یہ عدالت اپنے کئی فیصلوں میں قرار دے

1

چکی ہے کہ رنجیدہ شخص کی حیثیت کے تعین کے لیے معاملہ کی نوعیت اور طلبیدہ دادرسی بہت بنیادی امور ہیں۔ معاملہ ہذا میں مفاد عامہ اور قانون کی عملداری زیر نزاع ہے۔ ہر وہ ریاستی باشندہ جو اسسٹنٹ کمشنر کی براہ راست تقرری کے لیے مطلوبہ تعلیمی میعار اور دیگر شرائط پر پورا اترتا ہے وہ براہ راست کوٹہ سے پانچ اسامیوں کی ترقیابی کوٹہ میں منتقلی کی بنا پر رنجیدہ شخص کی تعریف میں آتا ہے کیونکہ وہ ان اسامیوں کے منتقل ہونے سے مقابلہ کے امتحان میں شرکت کے اپنے حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔

15. اسی طرح مقدمہ کی نوعیت کے مطابق ہر سال اسامیوں کو پبلک سروس کمیشن میں انتخاب کے لیے نہ ارسال کیے جانے سے بھی سنگین اور بھیانک نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ ہر سال ریاستی باشندے اپنی صلاحیتوں کی بنا پر مختلف اسامیوں کے لیے اہلیت حاصل کرتے ہیں اور یہ ان کا بنیادی حق ہے کہ جس اسامی کے خلاف مقابلہ کے لیے وہ اہلیت رکھتے ہیں اس کے خلاف ان کو امتحان میں شرکت کا موقع دیا جائے۔ اور اگر وہ اسامی بروقت مشتہر نہیں ہوتی تو یہ امر بلاواسطہ ان کے لیے حق سے محرومی کا سبب بنتا ہے۔ اسی طرح دستیاب شدہ اسامیوں کو کئی کئی سال تک روکے رکھنے اور مشتہر نہ کرنے سے کئی افراد قانون میں مقرر حد بالائی عمر کو عبور کرنے کی زد میں آجاتے ہیں اور وہ بدوں کسی قصور کے اپنے حق مقابلہ سے محرومی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

16. ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ کئی کئی سال تک اسامیاں روکے رکھنے سے امیدوارن کی تعداد میں بھی روز افزوں اضافہ سے مقابلہ مشکل ہو جاتا ہے اور یہ بھی متعلقہ عرصہ کے اہل امیدواران سے زیادتی کے مترادف ہے۔ یہ سارے وہ اہم پہلو ہیں جن کا واحد حل قانون کی مکمل عملداری میں ہے۔ جو اسامی جس سال دستیاب ہو اسی سال اس پر انتخاب اور تقرری کا عمل بروقت مکمل کر دیا جائے تا کہ نہ تو اہل امیدوارن کے آئینی حقوق متاثر ہوں اور نہ ہی اداروں میں خلا واقع ہو۔ کیونکہ اسامیاں مفاد عامہ اور بہتر نظام حکومت چلانے کو مدنظر رکھتے ہوئے تخلیق کی جاتی ہیں تصور یہی کیا جاتا ہے کہ جہاں کوئی آسامی تخلیق کی گئی ہے وہ ناگزیر تھی اور اس کی عدم موجودگی میں نظام میں خلل واقع ہو سکتا ہے۔ اس لیے حکومت اور سرکاری محکمہ جات کی کارکردگی کو بہتر بنانے اور اہداف حاصل کرنے کے لیے قومی مفاد کا تقاضا ہے کہ بروقت اہل افراد کا تقرر عمل میں لایا جائے اور تمام منفی اثرات کا تدارک کیا جائے۔ مندرجہ

1

بالا وجوہات کی روشنی میں اپیل ہذا منظور کی جا کر فیصلہ زیر نزاع منسوخ کرتے ہوئے بذیل ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔

(1) فرمان حکومت مجریہ 25.08.2015 بدوں اختیار، خلاف حقائق، باطل اور کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ حکومت اور متعلقہ محکمہ فوری طور پر پانچ آسامیاں منتقل شدہ اور مابعد بھی اس کوٹہ کی کوئی اسامی دستیاب ہو، کو قاعدہ 3 آزاد جموں وکشمیر پبلک سروس کمیشن (پروسیجر) قواعد 1994 کے مطابق یکم ستمبر 2017 سے پہلے پبلک سروس کمیشن کو ارسال کرے۔

(2) آئندہ تمام محکمہ جات اور حکومت اس امر کو یقینی بنائیں کہ ہر سال کی دستیاب اسامیوں کو قاعدہ 3 کے مطابق بروقت پبلک سروس کمیشن کو انتخاب کے لیے ارسال کیا جائے۔

(3) پبلک سروس کمیشن بھی بروقت آسامیوں کو مشتہر کرے اور ان پر انتخاب کے عمل کو یقینی بنائے اور اگر اس ضمن میں پبلک سروس کمیشن میں مزید ممبران کی تقرری یا وسائل کی فراہمی کا مسئلہ درپیش ہو تو حکومت فوری طور پر اس جانب توجہ دے۔

(4) عارضی کام چلاؤ کے لیے خلاف قانون اسامیوں کی منتقلی کی بجائے قواعد میں درج طریقہ کار اپنایا جائے اور دستیاب اسامیوں پر بروقت تقرریاں قانون کی منشاء کے مطابق عمل میں لائی جائیں تا کہ ایسی صورت حال کا سامنا نہ ہو اور اس کے دیرپا منفی اثرات سے بچا جا سکے۔

مندرجہ بالا ہدایات کیساتھ اپیل ہذا منظور کی جاتی ہے۔ خرچہ بذمہ فریقین ہوگا۔

مظفرآباد۔ چیف جسٹس جج

اپریل 2017